کی اباحت کا قانون اس شخص کی مدد کرتا ہے اور ایک ایسی درمیانی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ پہلی بیوی بے سہارا اور بے یار و مددگار نہیں ہوتی اور خود اس کی اپنی زندگی بھی اجیرن نہیں ہوتی! اور حقیقت یہ ہے کہ اس شخص کی مصیبت اور مشکل کا حل اس سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا، اب اگر کوئی قانون اس شخص کو عقدِ ثانی سے روکتا ہے تو اس کے معنی بالواسطہ یہ ہیں کہ یا یہ شخص برہمچاری ہو کر رہے جو ایک تندرست انسان کے لئے قطعاً غیر طبعی فعل ہے اور یا شہد کی مکھی بن کر زندگی کے دن گزارے، کہ ہر روز ایک نیا آستان، نیا سنگِ در اور نئی جبینِ نیاز!

کوئی شبہ نہیں اسلام کا یہ قانون خاص خاص حالات میں۔ پاکبازی۔ اور صحتِ دل و دماغ اور آسودگیِ نظر کا کفیل و ضامن ہے، اب اگر کوئی حکومت خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ایسا قانون بناتی ہے جس کے ماتحت مسلمان اس اباحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا حاصل بجز اس کے کچھ نہ ہوگا کہ مسلمان اُن سہولتوں سے محروم ہو جائیں گے جو ایک امر جنسی کی حالت میں اطمینان و سکون اور پاکبازی کی زندگی بسر کرنے کے لئے اُن کے دین نے فراہم کی ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے مداخلت فی الدین کی، تعدد ازدواج کی اجازت قرآن میں مطلق نہیں بلکہ مشروط ہے اس بنا پر ایک اسٹیٹ کو اس بات کی نگرانی کرنے کا تو حق ہے کہ وہ شرط پوری ہو رہی ہے یا نہیں؟ لیکن تعدد ازدواج کو بالکل ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔

افسوس ہے پچھلے دنوں مولوی مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے اپنے اخبار کے ذریعہ ملک و ملت کی جو عظیم اور طویل خدمات انجام دی ہیں اُن کو ہندوستانی صحافت کی تاریخ کا کوئی طالبِ علم نظر انداز نہیں کر سکتا، اُن کی پوری زندگی جد و جہد اور محنت و مشقت کی تفسیر تھی اور اس اعتبار سے وہ آج کل کے نوجوانوں کیلئے ایک لائقِ تقلید نمونہ تھے۔ علمائے دیوبند کے بڑے گرویدہ اور نہایت مخیر و سیر چشم انسان تھے، اللہ تعالیٰ اُن کی قبر ٹھنڈی رکھے۔

برہان اور ندوۃ المصنفین کے احباب کو یہ معلوم کر کے صدمہ ہوگا کہ گزشتہ ماہ دسمبر کی ۸ تاریخ کو مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی کا اکلوتا پوتا دس برس کی عمر میں تین چار دن کی علالت کے بعد سب کو داغِ مفارقت دے گیا۔ بچہ نہایت ذہین و طباع اور ہونہار تھا، تعلیم بھی بہت اعلیٰ پیمانہ پر ہو رہی تھی، ایک نہیں کئی کئی گھروں کا چشم و چراغ اور رونقِ خانہ تھا، موت برحق ہے لیکن اُس غنچۂ ناشگفتہ کو کیا کہئے جس نے عالمِ آب و گل میں داخل ہو کر ابھی زندگی کا ارمان کیا ہی تھا کہ موت کے دستِ ستم نے اُس کو خوابِ عدم میں پہونچا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اجعلہ لنا اجراً ذخراً وشافعاً ومشفعاً۔